بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۰۔ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۵ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۰۔ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق طبی رپورٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقارہا کو تا حال سر درد اور ضعف کی شکایت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو کل تذرد نقرس میں کمی تھی اور طبیعت اچھی تھی۔ لیکن رات کو کچھ زیادہ ہو گئی اور سوزش بھی کل کی نسبت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

پرسوں حکیم اللہ بخش صاحب ساکن بہے انی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے بعمر ۹۰ برس فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

سراپا برکات وجود کی علالت اور جماعت احمدیہ کا فرض

از جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے ۱۱ جون بروز جمعہ اجتماعی دعا کی جو تحریک کی گئی ہے۔ اسی کے سلسلہ میں یہ مضمون ہے۔ جو خطیب صاحبان چاہیں اسے بطور خطبہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے فضل و انعام کے حاصل کرنے کے رستے بتائے ہیں بلکہ ایسے قواعد اور معیار بھی سمجھائے ہیں۔ کہ مومن اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھ سکیں کہ ان کا قدم صراط مستقیم پر کس طرح چل رہا ہے۔ تیز ہو رہا ہے۔ یا سست پڑ رہا ہے یہ معیار ان روحانی انعامات کے حصول میں کمی بیشی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا کوئی ذریعہ کم ہوا۔ کوئی دروازہ بند ہوا۔ تو یقیناً وہ مومن کی گھبراہٹ و پریشانی کا موجب ہونا چاہیئے۔ اور فوراً استغفار میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کسی کوتاہی اور کمزوری کے باعث ہی رکا کرتے ہیں۔ جس طرح ایک فرد مومن کا حال ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے اعمال کا پرتو اپنے فضلوں اور انعاموں کے نزول کی صورت میں اس پر ڈالتا رہتا ہے۔ کہ اس پر شفقت کرتا ہوا اگر

ہی نہ کر دے۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو پسند نہیں فرماتا۔ کہ اس کا بندہ زیادہ عرصہ تک غافل ہو جائے۔ اسی طرح مومنوں کی جماعت کے لئے بھی ہوشیار اور چوکس کرنے والی تنبیہات بھی رکھی گئی ہیں۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت اپنے فرائض کی ادائیگی میں سست نہ پڑ جائے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے لئے گرانی کے عام مشکلات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت تنبیہ نازل ہو رہی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت کی برکات و انعامات سے جماعت ایک ماہ سے محروم ہو رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات احمدیہ جماعت کے لئے بطور روح اور جان کے ہے۔ اس لئے حضور کی علالت سے جماعت کے کاموں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور جماعت حضور کی صحبت کی برکات سے محروم رہ جاتی ہے کثرت سے احمدی ہیں جن کی خوشی اور راحت محض حضرت

امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی مزاج سے وابستہ ہے۔ دنیا کی ساری خوشیاں ان کے لئے ہیچ ہیں۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے راضی ہونے کا احساس ان کے قلب میں نہیں ہے اور دنیا کی ساری کوفت و پریشانی برداشت کرنا ان کے لئے آسان ہے۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان سے خوش ہونے کا احساس ان کے دل میں موجود ہے۔ غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رضا اور خوشنودی میں جماعت کی بہت جماعت کی طاقت قائم رہتی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے نام کے امام اور نام کے لیڈر نہیں ہیں۔ ان کی طاقت قدسی کا اثر ہر احمدی کا دل اپنے اندر بلا کسی شک و شبہ کے محسوس کرتا ہے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں۔ کیا بوڑھے اور کیا بچے سب کے سب اس روحانی وجود سے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ پا رہے ہیں وہ ایک روحانی سورج ہیں۔ اور احمدیوں کے دل ان کی رضا اور خوشنودی سے روشن ہیں۔ ان کی رضا اور خوشنودی کیا ہے؟ وہ ایک روشنی ہے۔ وہ ایک نظر نہ آنے والی تالی ہے۔ جو قبولیت روحانی کی نہر سے نکلتی ہے۔ اور خالص ... دلوں کو سیراب کرتی

ہے۔ غرض احمدی جماعت کے افراد ایک معلوم و مشہود فائدہ اپنے امام سے اٹھاتے ہیں۔ امام کا دل اپنی جماعت کی خیر خواہی سے لبریز رہتا ہے۔ ایک شخص جماعت میں داخل ہوتے ہی امام کی دعاؤں کی برکات سے مستفیض ہونا شروع ہو جاتا ہے ہم کتنی کمزوریوں۔ کتنی کوتاہیوں سے اس قلب پاک کی قوت قدسی کی بدولت بچتے رہتے ہیں۔ ہماری دن رات کی آفات اس نفس صافی کی توجہ عام سے ٹلتی رہتی ہیں۔ یہ عام فیوض تو ان احمدیوں کو بھی پہنچتے ہیں۔ جنہوں نے جماعت میں داخل ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ذاتی شناسائی اور واقفیت پیدا نہیں کی ہے۔ یہ تو گویا روحانی امراض کا یہ انتظام تو سورج اور بارش کی طرح عام ہے لیکن ان لوگوں کے دلوں سے پوچھو جن کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رسائی کا شرف حاصل ہے۔ ان کی زندگی کی خوشی محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مزاج مبارک کی صحت ہے۔ اور ان کی زندگی کی اس تلخی کو نہ پوچھو جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ناساز ہونے سے انہیں پہنچتی ہے۔ زندگی کے دنیوی مدارج

میں کوئی اعلےٰ مقام ہے کوئی ادنےٰ مقام پر ہے۔ مگر ہر ایک کے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کا خیال ہمیشہ جوش و خلوص سے موجود رہتا ہے۔ "الفضل" پڑھنے والے جانتے ہیں کہ الفضل کی سب سے زیادہ اہمیت اس وجہ سے ہے۔ کہ اس سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کا روزانہ علم ہوتا رہتا ہے۔ کیا مبارک ذات ہے۔ کیا اونچا دربار ہے۔ کہ جس میں امیر و غریب عربی۔ عجمی۔ یورپین و امریکن اور ہندوستانی سب اس میں جمع ہوتے ہیں اور بھائی بھائی بن جاتے ہیں دنیا ایک دوسرے انسان میں فرق و مغائرت پیدا کرتی ہے۔ مگر مذہبی پیشوا ایسے فیوض رحمانی کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں کہ اپنے ماننے والوں کے آپس کے بڑے سے بڑے دنیاوی فرق مٹا دیتے ہیں۔ اور انسان اپنا اپنے عزیزوں اور اپنی قوم بلکہ تمام نوع انسان کا خیرخواہ خادم بن جاتا ہے۔

مادی سورج کے گہن سے مادی دنیا گھبرا اٹھتی ہے۔ پس اے احمدی برادران کیا آپ کو خبر ہے۔ کہ ہمارا درخشن روحانی آفتاب ان دنوں ناسازی طبع سے ایک قسم کے عارضی گہن میں ہے۔ یعنی اس کی روشنی سے ہم محروم ہیں۔ اس جسمانی تکلیف سے اللہ تعالےٰ کے حضور تو ان کا مقام اور بھی زیادہ بلند ہوتا ہے۔ نقص اگر ہے تو ہماری نسبت سے کہ ہم ان برکات سے محروم ہوتے ہیں۔ جو صحت کی حالت میں ہمیں پہونچتی رہتی ہیں۔ پس یہ وقت ہے کہ ایک ایک احمدی مرد و عورت اور بوڑھے اور بچے سب مل کر اور علیحدہ علیحدہ دعاؤں اور استغفار میں لگ جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ اور ہمارے امام کی ناسازی طبع کو جلد سے جلد صحت و عافیت سے بدل دے۔ اے احمدی جماعت ہمارا امام ہماری ماں کی جگہ ہے۔ جس سے ہم معرفت و رضائے الٰہی کا دودھ پیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم اب تک بچوں کی طرح کیوں نہ روئے۔ کہ ہماری زاری و بکا میں اثر ہوتا۔ اور فرشتے بھی ہماری فریاد میں شامل ہو کر بارگاہ ایزدی میں ہماری طرح فریادی ہو جاتے۔ ہم تفصاد [illegible] کا علم نہیں رکھتے بچے کی طرح ہم اپنی شدت کے احساس کے علاوہ اور [illegible] کا علم نہیں رکھتے ہم تو اس رحیم و کریم خدا کے حضور رونا ہی جانتے ہیں۔ کہ ہمیں روحانی دودھ سے زیادہ دیر تک محروم نہ رہنے دے۔ جس سے ہماری روحانی نشو و نما ہوتی ہے۔ جس طرح نادان بچوں کی بلبلاہٹ رائیگاں نہیں جاتی۔ اور کاموں میں مصروف ماں دوڑ کر اپنے بچے کو چھاتی سے لگا لیتی ہے اسی طرح ہمیں یقین ہے۔ کہ احمدی جماعت کی (جو اس وقت تک ایک طرح شیرخوار کی حالت میں ہے) یہ پکار رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے خاص نصرت فرمائے گا مگر دعائیں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لا یرد القضا الا الدعا کہ دعا ایک ایسی طاقت ہے۔ کہ وہ قضاو قدر کو بھی بدل دیتی ہے۔

ناظر صاحب اعلیٰ اور بعض احباب و بزرگان کے مشورہ سے یہ تجویز قرار پائی ہے۔ کہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کے دنوں میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ صدقہ دیں۔ اور روزے رکھیں۔ جو دوست روزے رکھ سکتے ہیں۔ وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھتے جائیں۔ اور تہجد میں دعائیں کریں۔ صدقہ بھی جاری رہے۔ خواہ اکیلے اکیلے یا سب مل کر جمع کر کے کچھ صدقہ کریں۔ جو احمدی جماعتوں سے علیحدہ ہوں۔ اور ان کے پاس کوئی جماعت نہ ہو۔ تو دوسری جماعتوں میں یا مرکز میں صدقہ کی رقم بھیج دیں۔ اور جمعہ کے دن کو خاص طور پر دعاؤں میں لگ جایا کریں۔ یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کی خبر ان تک پہونچے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے احسانات یاد کریں۔ اور جماعت کو یاد دلائیں۔ کہ کس طرح حضور نے جماعت کے شیرازہ کو باوجود طرح طرح کی مخالفتوں کے قائم رکھا۔ اور ایسے لوگوں کی مخالفانہ سازشوں کا اثر بھی جماعت پر نہ پڑنے دیا۔ جن کو گورنمنٹ کی عہدہ داری کا اقتدار حاصل تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اختلافات کے طوفان میں اپنی جماعت کی دستگیری کی۔ اور صحیح [illegible] جماعت کو بھٹکنے نہیں دیا۔ جماعت کی آئندہ حفاظت اور ترقی کے لئے بہترین نظام قائم کیا جاری کیا۔ اعلےٰ سے اعلےٰ تصانیف فرمائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد تبلیغ و تائید اسلام کو پورا کیا۔ اس وقت یورپ کے علوم جدیدہ کی جھوٹی تائید کے ساتھ پادری اسلام و قرآن مجید پر نئے نئے اعتراضات کرتے رہتے تھے۔ اور دنیا کے علماء ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ اسلام کے علمی سلف کی کتابیں بھی ان کے جوابات سے بالکل خالی تھیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو مؤید ہو گئی تھیں۔ ان اعتراضات کے جوابات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو بلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام جماعت کے سارے علماء تک بھی جاری نہ رکھ سکتے۔ مگر اس ذات والا صفات نے تن تنہا اس علم کو برقرار رکھا۔ اور جماعت احمدیہ حضور کی بدولت شرمندگی سے بچی رہی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ فخر کرتی ہے۔ مگر ابھی یہ کام بہت باقی ہے۔ جماعت زار زار روئے اور اللہ تعالےٰ کے حضور گڑ گڑائے کہ یا ارحم الراحمین تیرے دین کو اس وقت علمی اعتراضوں سے بچانے کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سوا ہمیں کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تو ہماری طرف کی بیکسی اور بے بسی پر رحم فرما اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و طاقت دے کہ حضور اس کام کو جاری رکھیں۔

جو سراپا برکات ہستی اگر علیل ہو تو جماعت اس کے فیوض سے محرومی کو کس طرح برداشت کرے۔ پس اے احمدی جوانو اور احمدی بوڑھو اور اے مستورات اور بچو۔ تم بیدار ہو۔ اور اپنے امام کے لئے بے چین اور مضطر ہو کر دعاؤں میں لگ جاؤ۔ جن کا تعلق جس قدر ذات مبارک سے جس قدر زیادہ ہو وہ اسی قدر زیادہ دعاؤں میں لگے۔ اور زیادہ استغفار کرے۔ اور اس طرح سب سے زیادہ حق جماعت قادیان پر ہے۔ کہ وہ ہر وقت اس طرح دعاؤں میں لگے کہ احمدیوں کی حالت بدل جائے۔ ان کے چہرے اداس اور رنگ فق ہو جائیں اور یہ اہم کام یعنی دعا کی توجہ تمام دوسرے کام کو پیچھے ڈال دے۔ ماؤں کو بچوں کی اور بچوں کو ماؤں کی سدھ نہ رہے۔ ہم میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے۔ جس پر اس ذات گرامی کے بے انتہا احسان نہیں ہیں۔ پس اس کی صحت کے لئے دعاؤں میں ہمیں اپنے آپ کو بھلا دینا چاہیئے۔ واللہ المستعان وباللہ التوفیق۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق

اطلاع

قادیان ۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری اطلاع حسب ذیل ہے

کل حضور کو پھر خشک کھانسی کا دورہ ہوا۔ اور تمام دن تکلیف رہا۔ جوڑوں کا درد جو صبح کے وقت زیادہ تھا۔ شام تک بہت کم ہو گیا۔ بخار کل صبح ۱۰۰.۵ تھا جو شام کو ۱۰۱ تک پہونچ گیا۔ رات بے چینی میں گذری۔ پہلے حصہ میں نیند بالکل نہ آئی۔ دوسرے حصہ میں وقفہ وقفہ پر آتی رہی۔ جوڑوں کا درد جو شام کو کم ہو گیا تھا۔ رات کے پچھلے حصہ میں زیادہ ہو گیا۔ رات کو پہلے حصہ میں بخار ۱۰۱.۴ تک ہو گیا تھا۔ لیکن پھر گر کر صبح ۵ بجے ۹۹.۵ ہو گیا۔ آج اس وقت چونکہ حضور آرام فرما رہے ہیں۔ اس لئے ٹمپریچر دوبارہ نہیں دیکھا جا سکا احباب سے درخواست ہے کہ دعائے صحت جاری رکھیں۔

قدامت روح مادہ کی تردید

از روئے وید شاستر

(۳)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے ان وید منتروں کی جانچ پڑتال کر کے خود آریہ سماجی علماء کی تحریروں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جناب سوامی دیانند صاحب نے قدامت روح و مادہ کے ثبوت میں جن تین وید منتر پیش کئے ہیں۔ ان میں روح مادہ کے قدم کی تائید میں دلائل تو کجا دعوے تک بھی نہیں۔ حالانکہ روح مادہ کی ازلیت و قدامت کا عقیدہ آریہ سماج کے بنیادی عقائد میں سے ایک نہایت اہم اور وسیع عقیدہ ہے۔ اور آریہ سماج کو اس پر بڑا ناز ہے۔ وہ اس بات پر فخر کیا کرتے ہیں۔ کہ مادہ کے متعلق جو نتیجہ زمانہ حال کے سائنس دانوں نے نکالا ہے۔ وہ لاکھوں اور کروڑوں سال قبل وید بھگوان بتلا چکے ہیں۔ اور روح و مادہ کی ماہیت اور کنہ کا جس قدر علم قدیم آریوں کو تھا۔ وہاں تک ابھی یورپین فلاسفر نہیں پہنچے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ وید نے نہیں بھول کر بھی روح مادہ کی ازلیت و ابدیت کا دعوے کیا ہے۔ اور نہ ہی اس کی تائید میں کوئی دلیل دی ہے۔ آج ہم خدا کے فضل و کرم سے خود اپنے آریہ بھائیوں کے مسلمہ شاستروں سے اسلامی عقیدہ یعنی "حدوث روح مادہ" ثابت کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں جو عبارات پیش کریں گے۔ ان میں سے اکثر کا ترجمہ و تفسیر بھی جناب سوامی دیانند صاحب کی خود نوشتہ یا ان کے متبعین کے قلم سے لکھی ہوئی پیش کریں گے تاکہ کسی کے لئے چون و چرا کی گنجائش نہ رہے۔

سب سے پہلے ہم رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۷۲ کے دو منتر پیش کرتے ہیں جو ایسے صاف واضح اور آسان ہیں کہ اگر ہمارے سماجی دوست تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کریں۔ تو ان پر منکشف ہو جائے گا۔ کہ اب تک جس اسلامی عقیدہ یعنی نیستی سے ہستی پر وہ پھبتیاں اڑایا کرتے تھے۔ وہ ویدوں میں بالصراحت موجود ہے۔ منتر حسب ذیل ہیں:

(۱) دیوانام پوروے یگے استہ ست اجایت۔

(۲) دیوانام یگے پرتھمے استہ ست اجایت۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۲ منتر ۲، ۳)

ان منتروں کی عبارت ایسی سلیس آسان اور سہل ہے کہ سنسکرت کی ابتدائی ریڈریں پڑھا ہوا طالب علم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ محولہ بالا ہر دو وید منتروں کا یہی مطلب ہے۔ کہ دیوتاؤں کی پیدائش سے پہلے نیستی سے ہستی آئی تھی۔ تاہم ان کا لفظی ترجمہ بھی درج ذیل ہے:

(۱) دیوانام (دیوتاؤں سے) پوروے یگے (پہلے زمانہ میں) استہ (نیستی سے) ست (ہستی) اجایت (پیدا ہوئی)۔

(۲) دیوانام (دیوتاؤں سے پہلے) استہ (نیستی سے) ست (ہستی) اجایت (پیدا ہوئی)۔

اس کا مطلب صاف اور واضح ہے کہ جب ابھی دیوتا یا فرشتے پیدا نہ ہوئے تھے۔ ان سے پہلے [illegible] سے ہستی پیدا کی گئی۔ یعنی اس کائنات عالم کو عدم محض سے [illegible] وجود میں لایا گیا۔ ہم نے وید کی اس نہایت [illegible] اور [illegible] سلیس اور آسان عبارت کو کئی ایک سماجی منتریوں کے سامنے پیش کیا۔ مگر سوائے اس کے کہ وہ جواب میں خاموشی اختیار کریں۔ اور کچھ جواب نہ ملا۔

البتہ ایک سماجی ودوان نے لکھا تھا کہ بے شک ان منتروں میں است سے ست کی پیدائش لکھی ہے۔ لیکن یہاں است کے معنی نیستی اور ست کے معنی ہستی نہیں۔ بلکہ است کے معنے اویکت اور ست کے معنی ویکت ہیں جس کا اردو میں مفہوم ہوگا۔ کہ اس جگہ است سے مراد محض نیستی نہیں۔ بلکہ یہاں است سے مادہ کی وہ غیر محسوس لطیف اور ابتدائی حالت مراد ہے۔ کہ جو ابتدائے آفرینش میں ناقابل تمیز و بے شعور تھی۔ اور جسے عام سنسکرت میں اویکت (غیر محسوس) کہتے ہیں۔ وید نے اسے است کہہ دیا ہے۔ اور اس جگہ وید بھگوان کی "است سے ست پیدا ہوا" کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ کائنات اپنی غیر محسوس و غیر مشہود حالت سے موجودہ محسوس و مشہود حالت میں آئی۔

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اول تو است کے معنے اویکت اور ست کے معنے ویکت وید کی کسی ڈکشنری سے نہیں دکھلائے جا سکتے لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم فرض بھی کر لیں۔ کہ واقعی است مادہ کی غیر محسوس حالت کا نام ہے۔ اور ست مادہ کی محسوس و مشہود حالت کا نام ہے اور وید نے محولہ بالا منتروں میں یہی کہا گیا ہے۔ کہ دنیا مادہ کی لطیف حالت سے موجودہ کثیف حالت میں تبدیل ہو گئی۔ تو مشکل یہ ہے۔ کہ وید بھگوان اس خیال کی پر زور تردید کر رہا ہے کیونکہ اس نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ ایک وقت ایسا بھی تھا۔ کہ جب نہ است تھا۔ اور نہ ست۔ اس کے ثبوت کے لئے ذیل کا منتر ملاحظہ ہو:

نہ است آسیت نو ستہ آسیت تدانیم نا سید رجو نہ ویوما پرو (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۹ منتر ۱)

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس وقت یعنی ابتدائے آفرینش میں نہ است (نیستی) تھی۔ نہ مادہ تھا۔ اور نہ آکاش تھا۔ اگر است کے معنی مادہ کی ناقابل تمیز حالت اور ست سے محسوس و مشہود حالت مراد ہے۔ تو اس منتر نے اس کا بھی یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا۔ کہ ابتدائے عالم میں نہ مادہ کی اولین حالت (جسے بعض آریہ است بتلاتے ہیں) اور نہ ہی ست یعنی مادہ کی محسوس و مشہود شکل تھی۔

اگر کسی آریہ سماجی کو اس ترجمہ پر اعتراض ہو۔ تو وہ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے مشہور عالم وید (۱) جناب پنڈت راجا رام صاحب کا ترجمہ ملاحظہ کریں (وید اپدیش جلد اول صفحہ ۵۲-۵۳)۔ اس منتر کو نقل کر کے اس کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ ابتدا میں نہیں است تھا۔ نہیں ست تھا۔ اس وقت نہیں تھا۔ انترکش (خلا) نہیں تھا۔ آکاش۔

(۲) اسی طرح پنڈت ساتولیکر جی نے بھی اپنی کتاب وید امرت میں اس منتر کا یوں ترجمہ کیا ہے

اس وقت است یعنی بے استھر جگت (ناپائیدار عالم) نہیں تھا۔ اور نہ ست یعنی تمام استھر (مادہ) نہ تھا۔ یہ پرماتوؤں (ذرات) سے بھرا ہوا انترکش (خلا یا آسمان) اور آکاش بھی نہ تھا۔"

(۳) اور ان سب سے بڑھ کر سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج کا خود دستخط ترجمہ ملاحظہ ہو۔ سوامی صاحب منتر ہذا کو اپنی کتاب رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں نقل کر کے اس کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔ جس وقت یہ ذروں سے بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اس وقت یعنی کائنات سے پہلے انت یعنی شونیہ آکاش بھی نہ تھا کیونکہ اس وقت اس کا کاروبار نہ تھا اس وقت ست (پرکرتی مادہ) یعنی کائنات کی غیر محسوس علت جس کو ست کہتے ہیں وہ بھی نہ تھی۔ اعد پرمانوں (ذرات) بھی

وراثت (کائنات) جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اس وقت پر برہم (خدا) کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر و بے علت ہے موجود تھی۔"

ہمارے آریہ بھائی دنیا کے موجودہ کی جس قدر بھی علل بتایا کرتے ہیں۔ ان سب کی یہاں تمام بنام نفی کر دی گئی ہے۔ اور چوٹی کے سماجی پنڈتوں اور آریہ سماج کے بانی کے ترجمہ نے معاملہ بالکل صاف کر دیا ہے۔ آریہ دوست اگر حق پسندی سے کام لیں اور بے جا تعصب کو چھوڑ کر غور کریں تو بڑی آسانی سے حقیقت تک پہونچ سکتے ہیں۔ اور معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ جن ویدوں کو وہ قدامت روح و مادہ کا معلم سمجھا کرتے تھے۔ وہ دراصل اسلامی عقیدہ حدوث روح و مادہ کے مؤید و مصدق ہیں۔ اور جس اسلامی عقیدہ یعنی نیستی سے ہستی پر انہوں نے برسوں کھلی اڑائی۔ اور آوازے کسے۔ وہ تو خود وید بھگوان کا فرمودہ عقیدہ ہے۔

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسن و احسان

رسالہ "اخلاق احمد" جسے شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے شائع کیا ہے۔ کے صفحہ ۱۹ پر مندرجہ ذیل روایت ہے۔

"سیٹھی غلام نبی صاحب نے بیان کیا کہ جب آئینہ کمالات اسلام چھپ رہی تھی۔ تو ان دنوں میں میں قادیان آیا۔ اور جب جانے لگا۔ تو وہ اتنی صفحہ تک چھپ چکی تھی۔ میں نے اس حصہ کتاب کو ساتھ لے جانے کے لئے عرض کیا۔ اس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اعتراض کیا۔ کہ جب تک کتاب مکمل نہ ہو دی نہیں جا سکتی۔ تب حضور نے فرمایا جتنی چھپ چکی ہے۔ میاں غلام نبی صاحب کو دے دو۔ اور لکھ لو کہ پھر اور بھیج دی جائے گی۔ اور مجھے فرمایا کہ اس کو مشتہر نہ کرنا۔ جب تک کہ مکمل نہ ہو جائے۔" (اخلاق احمد صفحہ ۱۹)

یہ روایت بتاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے احباب سے کیسے احسان اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ اور اپنے دوستوں سے آپ کا کیسا عمدہ سلوک تھا۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق خدا کی وحی میں بتایا گیا ہے۔

"وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۷۱)

جب میں نے سیٹھی غلام نبی صاحب کی روایت پڑھی۔ تو مجھے سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک احسان یاد آگیا۔ جو اس روایت سے بالکل ملتا جلتا ہے۔ اور ایک بار پھر یہ حقیقت منکشف ہوگئی۔ کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

جب تفسیر کبیر جلد ثالث اپنی طباعت کے ابتدائی مراحل طے کر رہی تھی۔ اور ابھی غالباً پونے تین صد صفحات کے قریب طبع ہو چکی تھی۔ تو بعض ان احباب اور خریداروں کی طرف سے درخواستیں آنی شروع ہوئیں۔ جن کی طرف سے پیشگی قیمت وصول ہو چکی تھی۔ کہ تفسیر کا جس قدر حصہ طبع ہو چکا ہے۔ اسی قدر انہیں دے دیا جائے۔ تاکہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ ان درخواستوں پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے احباب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سا سلوک کیا۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایت فرمائی۔ کہ جن احباب کی طرف سے پیشگی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ انہیں طبع شدہ حصہ بھجوا دیا جائے۔ اور ساتھ ہی ہدایت کی جائے۔ کہ جب تک یہ حصہ مکمل نہ ہو۔ کسی کو یہ تفسیر دکھائی نہ جائے۔ چنانچہ حضور کی ہدایت کی تعمیل کی گئی۔ اور طبع شدہ حصہ ضروری ہدایات کے ساتھ بھجوایا گیا۔

حضور کے اس سلوک اور احسان کو معلوم کر کے اپنے احباب تو خوش ہوئے۔ اور شکر بجا لائے۔ مگر غیر مبائعین کو یہ بات بھی قابل اعتراض معلوم ہوئی۔ انہوں نے پیغام صلح میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو شائع کیا۔ جس میں نامکمل ہونے کی وجہ سے طبع شدہ حصہ کی اشاعت سے روکا گیا تھا۔ اور یہ ظاہر کیا۔ کہ گویا کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ جس پر دشمن کو اطلاع ہوگئی ہے۔ اور اب وہ اس کے ذریعہ فتح عظیم حاصل کرے گا۔ حالانکہ اس ہدایت میں جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے تفسیر کے طبع شدہ حصہ کے متعلق جاری کی گئی تھی۔ کوئی نرالی بات نہ تھی۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ جو ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب آئینہ کمالات اسلام کے نامکمل حصہ کے متعلق سیٹھی غلام نبی صاحب کو دی تھی۔ وہی ہدایت دی گئی تھی۔ لیکن افسوس کہ غیر مبائعین کو ایک ایسی اور عمدہ بات بھی قابل اعتراض نظر آئی۔ اس موقعہ پر پیغام صلح میں یہ لکھا گیا تھا۔ کہ یہ تفسیر کیسی ہے جسے مخفی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کا جواب انہی دنوں دے دیا گیا تھا۔ کہ نامکمل ہونے کی وجہ سے ایسی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ ورنہ کوئی بات نہیں۔ مگر غیر مبائعین کو بوجہ اعتراض کے کچھ نہ سوجھا۔

ونعم ما قیل ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل قادیان

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے احسانات کا شکریہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت میں تحریک جدید کے ذریعہ ایمان اخلاص اور تقویٰ کی روح میں جو ترقی پیدا کی ہے۔ اس کے شکریہ کا ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ ہر احمدی حضور کے لئے دعا کرتا رہے خصوصاً ان ایام میں جبکہ حضور بیمار رہے۔ شکریہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ تحریک جدید کی قربانیوں کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے جس کا اب نواں سال جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ یہ فرما چکے ہیں۔ کہ جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے۔ ان کے سامنے ان کی آمد اور قربانی کا نقشہ پیش کریں۔ تا وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ جو شخص اپنے چندہ میں کمی محسوس کرتا ہے۔ یا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سال میں مالی وسعت مل گئی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ بھی اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے مزید قربانی کرے۔ کئی دوست ہیں کہ جب ان کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مالی وسعت عطا ہوتی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ تحریک جدید بڑھاتے رہے ہیں۔ چنانچہ چوہدری بشارت احمد خان صاحب پسر چوہدری فضل احمد خان صاحب آف شکرگڑھ جو آجکل افریقہ میں ہیں انہوں نے ۹ سال کا چندہ ۲۶۱ شلنگ کا وعدہ کیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تو انہوں نے ۱۱۴ شلنگ اضافہ کر کے اب ۳۷۵ شلنگ دیا ہے۔ اور بابو محمد عبداللہ صاحب سول انجینئر ایران اپنا سال نہم کا ۳۰۰ روپیہ تو ۳۱ مارچ سے قبل دے چکے تھے۔ اب انہوں نے اپنے چندہ میں مزید ۲۰۰ روپیہ کا اضافہ فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دوستوں کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا چندہ بیرون ہند کے جو دوست ۳۱ جولائی تک داخل کریں گے۔ وہ سابقون کی فہرست اول میں ہوں گے۔ اسی طرح زمیندار دوست بھی ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون کی فہرست اول میں ہوں گے۔ پس احباب پوری کوشش

آہ مرزا ناصر علی صاحب مرحوم

امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر علی صاحب مرحوم کی افسوسناک وفات کی خبر احباب پڑھ چکے ہیں۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے بعد مسلسل بیس سال تک آپ نے اپنے عہدہ امارت کے فرائض منصبی کو نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا۔ اور جماعت کے نظام اور اس کے وقار کو قائم رکھا۔

مرزا صاحب مرحوم کی عمر تخمیناً ۷۰-۸۰ سال کے درمیان تھی۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں آپ کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نہایت نیک مخلص متحمل مزاج انسان تھے۔ فیروزپور کے اعلیٰ وکلا میں آپ کا شمار تھا۔ نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ اکثر وکلاء قانونی مشورے آپ سے لیا کرتے تھے۔ تصنع یا تکلف سے آپ کو قطعاً نفرت تھی اور نہ ہنگامی کاموں کو آپ پسند کرتے تھے آپ کے عہد امارت میں معاندین سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جماعت کے خلاف بارہا مخالفت کا طوفان اٹھا۔ مگر آپ ذرا نہ گھبراتے۔ احباب جماعت کو بھی صبر و سکون کی تلقین کرتے رہتے۔ آپ کا طرز کلام بہت مؤثر تھا۔ اور آپ دوستوں کو فوراً قائل کر لیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت صابر اور مستقل مزاج انسان تھے۔ سخت سے سخت صدمہ کے وقت چہرہ پر کوئی ملال یا افسردگی ظاہر نہ ہوتی۔ اور دوستوں سے ہنساش بشاش باتیں کرتے رہتے۔ جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ زمانہ بیعت کے بعد ایک دفعہ آپ نے اپنے پیشہ وکالت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ بعض مقدمات جھوٹے ہوتے ہیں۔ میں اس پیشہ کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ حضور نے اجازت نہ دی۔ اس کے بعد گو عرصہ تک آپ وکالت کرتے رہے۔ مگر اپنے امام کے حکم سے اپنا طرز عمل بدل لیا۔ جو مقدمات آپ کے پاس آتے۔ پہلے انہیں دیکھ لیتے اگر ان میں حقیقت نظر آتی اور موکل کا کوئی فائدہ نظر آتا۔ اسے لے لیتے۔ ورنہ واپس کر دیتے تھے۔ مرحوم احباب کے آسائش و آرام اور جماعت کی نگرانی کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۲ء میں جبکہ مسجد احمدیہ بالکل بوسیدہ ہو چکی تھی۔ اس کی دیواریں اور چھت اس قدر کمزور ہو چکے تھے کہ ڈر ہوتا تھا کہ کہیں گر کر کسی نقصان جان کا موجب نہ بن جائے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ کہ جب چندہ دینے والے احباب کا ایک کثیر حصہ فیروزپور سے لاہور تبدیل ہو چکا تھا۔ ایسے وقت میں تعمیر مسجد کا سوال بہت مشکل تھا۔ مگر آپ نے کچھ چندہ باقیماندہ دوستوں سے جمع کیا۔ اور ایک کثیر رقم اپنی طرف سے ادا کر کے مسجد تعمیر کی۔ اور ساتھ ہی بجلی اور بجلی کے پنکھے کا انتظام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم بخشے۔

مرزا صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بچوں کے رشتہ ناطہ کے بارہ میں آپ نے اپنے اخلاص کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ وہ بعد قابل ستائش ہے۔ بڑے معزز و شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ خود اعلیٰ درجہ کے وکیل تھے۔ آپ کے والد ماجد ڈاکٹر اور آپ کے بڑے بھائی سر مرزا ظفر علی صاحب لاہور ہائیکورٹ کے جج تھے۔ اور ظاہر ہے کہ بڑے بڑے لوگ اپنے خاندانی رسم و رواج کے بہت پابند ہوتے ہیں۔ غیر خاندان کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ مگر مرزا صاحب نے باوجود اپنے بھائی و دیگر رشتہ داروں کی ناراضگی کے۔ سوائے ایک لڑکی کے جس کی شادی آپ احمدی ہونے سے پہلے کر چکے تھے۔ باقی سب رشتے احمدیوں سے کئے۔ آپ نے اس اقرار کی تکمیل و قبول سرانجام دیا۔ جو آپ نے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا تھا۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ ایک روز آپ نے راقم الحروف سے فرمایا۔ کہ جس روز میں نے بیعت کی ہے۔ اسی روز اپنے دل میں یہ اقرار کر لیا تھا کہ آئندہ میں کسی غیر احمدی کو نہ لڑکی دونگا اور نہ ان سے لونگا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بہت بہت رحمت فرمائے۔ اس معاملہ میں آپ کے خاندان سے ہمیں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار محمد علی عفی عنہ از فیروزپور

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

چھاؤنی سیالکوٹ:- صدر بازار۔ رجمنٹ بازار۔ اور شہر میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اڑھائی سو کے قریب غیر مسلم اصحاب میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

خاکسار بشارت احمدؐ

سرینگر:- احباب جماعت گروپوں کی صورت میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور سرکاری آفیسروں۔ ایڈیٹروں۔ ڈاکٹروں اور دیگر غیر مسلم معززین کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار اور خلیفہ عبد الرحیم صاحب نے گورنر جنرل اور گورنر صاحب کی خدمت میں اردو کا لٹریچر پہنچایا۔ دونوں اصحاب نے بشوق مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا اور فرمایا کہ بعد از مطالعہ بھی آپ سے گفتگو کریں گے۔ (خاکسار عبد الواحد)

یاری پورہ کشمیر:- احباب جماعت کے دو گروپ بنائے گئے۔ ناری مرگ۔ مجھ مرگ میں تبلیغ کی گئی اور کئی جگہوں پر ہندوؤں کو تبلیغی ٹریکٹ پڑھ کر سنایا گیا۔ خدا کے فضل سے ہندوؤں پر ہماری تبلیغ کا اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار غلام محمد سکرٹری تبلیغ)

بنگہ:- مقامی جماعت کے وفد بنا کر مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے علاوہ انفرادی تبلیغ کے ایک گوردوارہ میں ایک مہنت سے تبادلہ خیالات ہوا۔ دوسرے گوردوارہ میں جا کر گیانیوں کو تبلیغ کی گئی۔ (گیانی واحد حسین مبلغ سلسلہ)

لائلپور:- ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ تین سو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ عیسائیوں سے خاص طور پر تبلیغی امور پر گفتگو ہوئی۔ جس کا اثر اچھا ہوا۔

خاکسار محمد یوسف

کلکتہ:- زیر صدارت مولوی منظفر الدین صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ و لنگٹن سکوائر میں ۶ بجے شام ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ مولوی دوست احمد خانصاحب وکیل سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام تمام مذاہب کی کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے رواداری کا پیغام دنیا کو دیا جس کے ذریعہ سے وہ جذبات نفرت اور حقارت جو مسلم و غیر مسلم کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ دور ہو سکتے ہیں۔ اور امن و یگانگت پیدا ہو سکتی ہے۔ مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے اپنے لیکچر میں بیان فرمایا کہ بنی نوع انسان کی توقعات حضرت احمد علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوئیں۔ جلسہ صاحب صدر کے صدارتی ریمارکس کے بعد آٹھ بجے شام ختم ہوا۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ موجودہ عالمگیر جنگ کے ذمہ دار لیڈر خدا تعالیٰ کے ہتھیار ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کی نجات اسی امر سے وابستہ ہے کہ دنیا آپکو قبول کرے۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعت ہائے علاقہ بیٹ بیاس کا شاندار تبلیغی جلسہ

۷ رجون ۱۹۴۳ء علاقہ بیٹ بیاس کی جماعتوں یعنی جماعت ہائے بیاگو وال بھینی میلوال۔ دارا پور۔ چھاوڑیاں۔ گلاڑیاں۔ جنگلاں کا تبلیغی جلسہ بعج دس بجے زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب شروع ہوا۔ جس میں طلباء مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ نے صداقت مسیح موعود۔ حقیقت جہاد۔ حقیقت مہدی۔ علامات ظہور مہدی۔ تردید عیسائیت پر تقاریر کیں۔ مولوی محمد شفیع خان صاحب نے پنجابی نظمیں دلچسپ طریق پر پڑھیں۔ اس کے بعد خاکسار۔ مولوی ابوالعطاء صاحب۔ حافظ مبارک احمد صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے صداقت احمدیت۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور ختم نبوت اور تربیت پر تقاریر کیں۔ صدر محترم نے ابتدا اور آخر میں مناسب تقریر فرمائی۔ اور طلباء کی تقاریر کے بعض حصوں کی اپنے مخصوص انداز میں تشریح فرمائی۔

جلسہ میں جماعت احمدیہ تگول۔ پھیرو چیچی۔ کڑی سٹیھال۔ مہرے وغیرہ کے احباب شریک ہوئے۔ اور علاقہ کے غیر احمدی بھی شوق سے شامل ہوئے۔ قادیان سے طلبا مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ اور جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ دور احباب اور مجاہدین بھی شامل ہوئے۔ مقامی جماعت کی طرف سے قیام و طعام کا انتظام قابل تعریف تھا۔

جلسہ میں احراری کارکن بھی موجود تھے۔ ہمارے مقامی مبلغ کو انہوں نے تحریر دی ہوئی تھی۔ کہ صحاح ستہ سے یہ حدیث دکھائیں گے۔ کہ مہدی کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ جلسہ میں ان سے مطالبہ کیا گیا۔ مگر وہ حدیث نہ دکھا سکے۔ اس کے بعد مناظرہ کا چیلنج انہوں نے دیا۔ جب تحریر مانگی۔ تو انکار کر گئے۔

اس کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے احرار کو جوابی چیلنج دیا۔ کہ اگر احراری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ان کا چیلنج منظور ہے۔ وہ ہمارے ساتھ اسی گاؤں میں مناظرہ کر لیں۔ مناظرہ پندرہ دن ہوگا۔ ہمارے لئے احراری علماء اختلافی مسائل میں سے سات مضمون مقرر کریں۔ اور ہم ان کے لئے سات مضمون مقرر کریں گے۔ اس کے بعد ہر مضمون پر ان کا نمائندہ چھ گھنٹے تقریر کرے۔ اس کے بعد جرح ہوگی۔ ہر فریق اپنے اپنے آدمیوں کے قیام و طعام کا انتظام کرے۔

احراری تمام چندے اس چیلنج کو بھی قبول نہ کر سکے۔ اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ولی محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ

احباب عہدہ داران جماعت احمدیہ کب توجہ کریں گے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر انصار اللہ کی اہمیت کا ذکر فرماتے ہوئے توجہ دلائی تھی۔ کہ ۴۰ سال سے اوپر کے لوگ انصار اللہ کی تنظیم میں آجائیں۔ اور مجالس انصار اللہ قائم کی جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقریر ۱۱ اپریل ۱۹۴۳ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے جس نے حضور کی یہ تقریر ابھی تک نہ پڑھی ہو۔ اب پڑھ لے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ معلوم نہیں کہ احباب حضور کے اس فرمان پر عمل کرنے کے لئے کس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان خاص طور پر مخاطب ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے چالیس سال سے زیادہ عمر کے احباب کو جمع کر کے مجلس انصار اللہ قائم کریں۔ اور ان ہی میں سے کسی با اثر اور مخلص انصار کا بطور زعیم انصار اللہ انتخاب کرا کر مجھے اطلاع دیں۔ والسلام۔

خاکسار عبد الرحیم درد۔ جنرل سکرٹری مرکزیہ مجلس انصار اللہ۔ قادیان

کتوں کی فوج

موجودہ جنگ اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلی جنگ ہے۔ جس میں متحارب قوتوں نے اپنے حملہ ذرائع استعمال کئے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم میں اگرچہ جرمنوں اور اتحادیوں کے زبردست بحری اور فضائی معرکے ہوئے تھے۔ لیکن اگر ان کا اس جنگ کی ہولناکیوں سے مقابلہ کیا جائے۔ تو عشر عشیر بھی نہ تھے۔

جنگ میں گھوڑوں۔ اور کبوتروں سے کام لینا زمانہ قدیم کے ایرانیوں اور وسط ایشیا کے جنگجو قبائل کی جدت ہے۔ لیکن اب اس جنگ میں متحارب طاقتوں نے انسانوں کی طرح کتوں سے بھی کام لینا شروع کر دیا ہے اور ان کی ایک باقاعدہ منظم فوج موجود ہے۔ اور وہ نہایت حسن و خوبی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔ یہ کتے امریکہ میں ڈاگز فار ڈیفنس یعنی مدافعتی کتے کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی تعداد اب ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ امریکہ سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ کے محکمہ جنگ نے ایک لاکھ پچیس ہزار کتے بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جب کسی کتے کو اس کام کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ تو پہلے اسے ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اسے کتوں کے مدرسہ حربیہ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ ریاست ہائے متحدہ کے جنوبی حصہ میں قائم کیا گیا ہے۔ فوجی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کتوں کو انسانوں کی فوج کے ساتھ پہرہ دینے کے لئے جہاں ضرورت ہوتی ہے۔ بھیج دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج کل امریکہ کے بڑے بڑے گوداموں کارخانوں اور سٹوروں کی یہی کتے حفاظت کر رہے ہیں۔

یہ کتے ہوا سونگھ کر دشمن کا پتہ معلوم کر لیتے ہیں۔ اور بھونک کر اپنے ساتھیوں یعنی انسانی سنتریوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیتے ہیں اور بسا اوقات خود بھی دشمن پر حملہ کر کے اس کا گلا دبوچ لیتے ہیں۔

آج کل بہت زیادہ تعداد میں ایسے کتوں کو فوجی تعلیم دی جا رہی ہے تاکہ ان کو سمندر پار بھیجا جائے۔ کتوں کی فوج میں صرف ایک سے چار سال تک کی عمر کے کتے لئے جاتے ہیں۔

(حقیقت۔ لکھنؤ۔ ۲۹ مئی ۱۹۴۳ء)

جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداروں کا تقرر

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر اپریل ۱۹۴۴ء تک منظور کر لیا گیا ہے:۔

موتلہ ضلع امرتسر۔ پریذیڈنٹ۔ خدا بخش صاحب نمبردار۔ سیکرٹری مال۔ چوہدری اکبر علی صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ چوہدری تحصیا علیصاحب سرپنچ۔ سکرٹری تعلیم۔ خدا بخش صاحب نمبردار مذکور۔ سیکرٹری تبلیغ و خدام الاحمدیہ۔ چوہدری عمر الدین صاحب۔

روکھے ضلع امرتسر: سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ۔ چوہدری دل محمد صاحب۔

امرتسر: سیکرٹری انصار اللہ:۔ چوہدری نذیر احمد صاحب۔ نائب سیکرٹری انصار اللہ حلقہ مسجد:۔ مولوی علی محمد صاحب امام الصلوٰۃ:۔ خواجہ ظہور شاہ صاحب۔

گلانوالی ضلع امرتسر:۔ پریذیڈنٹ:۔ چوہدری بلند بخش صاحب۔ سیکرٹری مال 〃 〃 〃 〃۔ امام الصلوٰۃ و سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری بلند بخش صاحب وائس پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام حیدر صاحب سیکرٹری امور عامہ 〃 علی محمد صاحب نمبردار سیکرٹری تبلیغ و نشر و اشاعت چوہدری محمد شفیع صاحب۔ محصل:۔ چوہدری اسمٰعیل صاحب۔

پھمبیاں ضلع ہوشیارپور:۔ پریذیڈنٹ۔ میاں محمد الدین صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت پیر غلام محمد صاحب۔ سیکرٹری مال۔ ماسٹر غلام محمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ۔ شیخ عبدالحکیم صاحب۔ امین و خزانچی۔ شہاب الدین صاحب۔ امام الصلوٰۃ۔ منشی مولا بخش صاحب۔

فیروزپور چھاؤنی:۔ پریذیڈنٹ۔ محمد لٹیسین خانصاحب کوچہ ۱۰ مکان ۲۴۳ سیکرٹری مال۔ چوہدری عبدالکریم صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت سیکرٹری دعوت و تبلیغ و نشر و اشاعت چوہدری شبیر احمد صاحب۔ محصلین (۱) محمد یوسف خاں (۲) منشی عبداللہ صاحب (۳) ملک حمید علی صاحب جنرل سیکرٹری و آڈیٹر۔ ملک حمید علی صاحب۔

سدھر گوگیرہ ضلع منٹگمری:۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری مال۔ مولوی فضل احمد صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں محمد الدین صاحب 〃 تبلیغ۔ شیخ نور الدین صاحب 〃 امور عامہ 〃 〃 〃 〃

(باقی)

تقرر امراء

(۱) پراونشل انجمن احمدیہ کشمیر کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری عبدالواحد صاحب مدیر اعلےٰ اخبار "اصلاح" کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے امیر اور خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ اس مدت کے اختتام سے ایک ماہ قبل امیر اور نائب امیر کا دوبارہ انتخاب ہوگا۔

(۲) چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کی رخصت کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بابو محمد بخش صاحب سگنیلر محکمہ نہر کو ۲۶/۶/۴۳ تک قائم مقام امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ جون - آج گوردوارہ ڈیرہ صاحب لاہور میں سکھوں کا جوڑ میلہ تھا۔ سکھوں کے ایک مشتعل ہجوم نے میلے کے قریب واقع ایڈیشنل پولیس کی گھاس پھونس کی بیرکوں میں آگ لگادی جس کے نتیجہ میں پولیس کی ۱۵ جھونپڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ مگر کوئی شخص ہلاک و مجروح نہیں ہوا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فی الفور چند پولیس افسروں کی معیت میں جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ اور زبردست تصادم کا انسداد کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایڈیشنل پولیس کے ایک کنسٹیبل اور ایک بوڑھے سکھ میں تو تو میں میں ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں مندرجہ بالا واقعہ عمل میں آیا۔

شملہ ۸ جون حکومت ہند کے شوگر کنٹرولر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال کھانڈ کی پیداوار غیر متوقع طور پر اچھی رہی ہے۔ یوپی اور بہار میں ان صوبوں کی ضروریات سے زیادہ کھانڈ تیار ہوتی ہے۔ اور ان دونوں صوبوں نے آئندہ پانچ مہینوں میں ۲ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن کھانڈ باقی کے ہندوستان میں برآمد کرنی ہے۔ ۱۹۴۳ء میں ہندوستان کی کھانڈ کی پیداوار یعنی دس لاکھ ۷۰ ہزار ٹن کا ۱۴ فیصدی حصہ یعنے ۱۵ ہزار ٹن کھانڈ پڑوسی ممالک کو بھیجنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ان پڑوسی ممالک میں افغانستان، ایران، فارس، سعودی عرب بھی شامل ہے۔

واشنگٹن ۷ جون میجر کرمٹ روزویلٹ (مسٹر روزویلٹ کے صاحبزادے) ہم خون کو ایلاسکا میں مارے گئے۔ آپ چند مہینوں سے وہاں فوجی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

بمبئی ۷ جون بمبئی اسمبلی کی غیر کانگرسی پارٹیاں صوبے میں وزارت کے قیام کے امکانات پر غور کر رہی ہیں۔ اگر ساری غیر کانگرسی پارٹیاں متحد ہو جائیں تو وزارت کو اسمبلی میں اکثریت حاصل ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۸ جون مسٹر چرچل امریکہ سے واپسی کے بعد آج پارلیمنٹ میں آئے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جوں جوں ہماری جنگی کوششیں حملہ کی صورت اختیار کر رہی ہیں۔ اتنا ہی آپس میں بار بار مشورہ کرنا زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ میں نے اور مسٹر روزویلٹ نے اپنی سیاسی پالیسی فوجی تدابیر اور مالی معاملات پر پورا غور کیا ہے۔ آئندہ کے متعلق ہمارا سمجھوتہ مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ہمیں اس فتح کی روشنی کی کرنیں میدان جنگ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ لیکن ابھی ہم نے بہت سے ضروری کام کرنے ہیں۔ ہم دنیا کو بتا دیں گے کہ ہم آپس میں پورے طور پر متحد ہیں۔ اور متحد ہی رہیں گے۔ آنے والے چند دنوں کے متعلق صرف اسی قدر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم جلد ایک اہم میدانی اور بحری کارروائی کرنے والے ہیں۔ وہ کارروائی بہت مشکل اور بڑے وسیع پیمانے پر ہوگی۔ ٹیونیشیا کی مہم کے متعلق آپ نے بتایا کہ ہمارے ۳۵ ہزار آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے بالمقابل دشمن کو تین لاکھ آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے ان میں سے دو لاکھ اڑتالیس ہزار ہمارے قیدی ہیں۔ اور پچاس ہزار مارے جا چکے ہیں ان قیدیوں میں سے نصف کے قریب جرمن ہیں۔ دشمن کی فوج میں سے صرف ۶۳۸ آدمی بھاگ نکل سکے ہیں اور وہ بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ۔ سسلی کا جزیرہ اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے اچھا رہا ہے کہ اس میں دشمن نے ہمارے سے بہت بہت سامان چھوڑ دیا۔ ان سے ہم زیادہ اس مہینہ میں ہم سے تیار ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۹ جون - ایک امریکی جنگی ماہر نے مسٹر چرچل کی تقریر پر رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ پر چڑھائی کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ کس جگہ حملہ ہوگا۔ یہاں عام خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ مسٹر چرچل نے کھلے الفاظ میں حملہ کے متعلق جرمنوں کو خبردار کر دیا۔ اب ہمیں اپنے ارادوں کو چھپانے کی ضرورت نہیں۔

لنڈن ۹ جون - الجیریا میں نئی فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ جس میں ہائی کمانڈ مقرر کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔

ماسکو ۹ جون جرمن طیاروں نے روس کے ایک اہم صنعتی شہر گورکی پر حملہ کیا۔ مگر صرف دو طیارے شہر پر پہنچ سکے اور ساٹھ جرمن بمبار برباد کر دیئے گئے۔

چنگکنگ ۹ جون یانگ سی کی بندرگاہ ایچانگ پر چینی قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ ایک ریڈیو ایچانگ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چینی فوج اس چانگ اور سسی کے درمیان ایک اور شہر پر حملہ کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۹ جون مسٹر روزویلٹ نے ایک تقریر کرتے ہوئے محوریوں کو خبردار کیا۔ کہ اگر انہوں نے اتحادیوں کے کسی علاقہ میں بھی زہریلی گیس کا استعمال کیا۔ تو امریکہ نہایت سختی کے ساتھ اس کا بدلہ لے گا۔

واشنگٹن ۷ جون - افغانستان کے نئے سفیر الحاج عبدالحسین عزیز نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے سامنے اپنے کاغذات پیش کرتے ہوئے کہا۔ میری ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات میں ترقی ہوتی رہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جواب میں کہا۔ آپ ہمیشہ امریکن حکومت کے حکام کی طرف سے اتحاد اور میری طرف سے ذاتی امداد پر یقین رکھیں۔ واشنگٹن اور کابل میں سیاسی تعلقات قائم ہونے پر دونوں قوموں میں دوستی کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا ہے۔

چنگکنگ ۸ جون - آج بعد دوپہر چنگکنگ میں دو دفعہ ہوائی حملے کے خطرہ کا الارم ہوا۔ ۴۵ جاپانی طیاروں نے دو دستوں میں منقسم ہو کر بمباری کی۔

برلن ۸ جون - ڈاکٹر گوئبلز نے ایک تقریر میں کہا کہ فروری کے بعد ۳۵ لاکھ اشخاص جنگی کاموں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اب پھر جرمن طیارے وسیع پیمانہ پر انگلستان پر بم برسا رہے ہیں۔ روسی محاذ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اس موقعہ پر جرمن ہائی کمان کے عزائم کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ جرمن ہائی کمان مشتعل ہو کر اپنے راز فاش کرنے کے لئے تیار نہیں۔

لاہور ۷ جون - آج جوڑ میلہ کے موقعہ پر اکالی پارٹی کا اجلاس ہوا۔ ایک ریزولیوشن میں ہندو اخبارات کی روش پر نفرت کا اظہار کیا گیا۔ ایک ریزولیوشن یہ پاس ہوا۔ کہ لاہور ہندو کانفرنس میں جو سکھ شامل ہوئے۔ وہ اپنے تمام سکھی حقوق سے محروم ہو گئے۔ ایک ریزولیوشن میں آزاد پنجاب سکیم کی تصدیق کی گئی۔ پروفیسر گنگا سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم بت پرستوں کی اولاد ہیں۔ لیکن بت پرست نہیں ہیں۔ ۵۶ لاکھ سکھوں کے دل بتوں سے صاف ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۷ جون - گورنمنٹ آف انڈیا اس وقت تک ایک سو بیس روپیہ تک تنخواہ لینے والے سرکاری ملازموں کو مہنگائی الاؤنس دیتی ہے۔ اب ۱۷۰ روپے تک تنخواہ پانے والوں کو بھی الاؤنس دے گی۔

واشنگٹن ۷ جون - واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ترکی اور اتحادی قوموں کے تعلقات دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں اتحادی

مطبوعہ ۳ جون قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر